قلمِ برداشتہ

سید عطاء المحسن بخاری

اُدھر جاتا ہے یا دیکھیں ادھر آتا ہے پروانہ!

اپنے اصغر علی گھرال صاحب اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں اور وہ اپنے نعمتی وجود بے جود کا اظہار مسلسل کرتے رہتے ہیں۔ گجرات میں وہ خاصے "بلیار" مشہور ہیں اور حتی الوسع کسی دینی نمائندے کی دال نہیں گلنے دیتے۔ مشہور ہے کہ آپ مغربی افکار و نظریات کے ہز ماسٹرز وائس ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے کبھی ردّ و کد نہیں فرمائی اور نہ کبھی تشکیک و تجسس کی آنکھ کھولی بلکہ یورپ کے مستشرقین کے افکار ایک مشرقی مستغرب اور وہ بھی مقلد بلکہ اندھے مقلد کی طرح قبول فرمائے ہیں۔ دینی محفلوں میں، مضامین میں...... مولوی، عربی مدارس، نصابِ تعلیم پر یونہی بن موسم کے برستے رہتے ہیں۔ یکم اگست (۹۷ء) کے "خبریں" میں، ان کا "خط وط"...... اسی سلسلے کا تازہ شاہ کار ہے۔ ان کی بعض باتیں یقیناً قابل توجہ ہیں اور بعض باتوں میں ہم بھی ان کے ہم نوا ہیں کاش کہ ان کا رویہ بھی اچھی تجاویز جیسا اچھا ہو جائے۔ ان کی اکثر باتیں ان کے مضمون کے عنوان کی طرح ہوتی ہیں۔ یعنی خط کیساتھ "وط" کا لاحقہ! گھرال صاحب رقم طراز ہیں...... "تشویش کا باعث ان اداروں کا "نصاب" ہے جس سے یہ ادارے فروغِ جہالت اور ابلہ سازی کی فیکٹریاں بن کر رہ گئے ہیں۔"

قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کریں کہ یہ لب و لہجہ پڑھے لکھے لوگوں جیسا ہے۔ یا "پھکڑ" افراد کے بگڑے دہن کی جھاگ جیسا ہے۔

گھرال صاحب! دینی مدارس کا نصاب تعلیم ملاحظہ ہو، شاید آپ نہ جانتے ہوں..... قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، فقہی اختلافات، حنفی فقہی ترجیحات اور عربی تک رسائی کیلئے عربی گرامر۔ اب آپ بتائیں یہ نصاب جہالت کے فروغ کا سبب ہے؟ گھرال صاحب! مسلمان قوم کا یہی نصاب تعلیم ہے۔ باقی جو آپ چاہتے ہیں وہ ہماری ضرورت ہے۔ جیسے جوتا پاؤں کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے جوتا پہننے والے کا کفش دوز ہونا بھی کیا ضروری ہے؟ جوتا مقاصد میں نہیں۔ جن مضامین کو آپ نصابِ تعلیم سمجھتے ہیں وہ ہماری ضرورت ہیں اور یہ ضرورت الحمدللہ ملک میں پوری ہو رہی ہے۔ نہیں پورا ہو رہا تو مقصد پورا نہیں ہو رہا۔ قرآن و سنت ہمارے مقاصد ہیں۔ دین کی درسگاہیں مقصدی درسگاہیں ہیں۔ یہاں مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔ ضرورتیں پوری کرنے کیلئے اور بہت سے ادارے ہیں اُدھر متوجہ ہوں۔ ایم۔ اے کرنے والا، ڈاکٹر، انجینئر بننے والا، لاکھوں روپیہ لگا کر یہاں تک پہنچتا ہے کبھی آپ نے اس ضرورت کو اس نوجوان میں بھی پورے ہوتے دیکھا؟ یہ کالج، یہ یونیورسٹیاں اربوں کا بجٹ ڈکار جاتے ہیں، قوم کو لوٹ کر کھا گئے ہیں۔ کبھی آپ نے جائزہ لیا کہ ان یونیورسٹیوں سے نکلنے والے "ابلہ" ہیں کہ عاقل، عالم ہیں کہ جاہل۔ پچاس برس میں اسکی توفیق کسی یونیورسٹا ئنزڈ حاکم کو بھی نہ ہوئی۔

گھرال صاحب! دینی مدارس خیراتی ادارے ہیں۔ تیرہ کروڑ کی آبادی میں گنتی کے افراد کی زکوٰۃ و عطیات کے سہارے چلتے ہیں۔ ان کے پاس اتنا بجٹ ہی نہیں کہ وہ مغربی بتوں کی آرائش کر سکیں اور ان سے آپ کا یہ

مطالبہ ہی غیر فطری ہے۔ معاف کیجئے آپ خود اور آپ کا ماحول، آپ کی خصوصی توجہات کا مستحق ہے تاکہ آپ اور آپ کا ماحول "نصاب تعلیم" کے مطلوبہ مقاصد سے آراستہ و پیراستہ ہوسکے۔ گھرال صاحب، میاں اظہر، کا حوالہ دیتے ہوئے ان کے ایک چبھتے ہوئے سوال کو تروتازہ رکھنے کیلئے لکھتے ہیں......

"اگر دینی مدرسوں کا سلیبس مثالی ہے تو ان اداروں کے مالکوں کے بچے یہاں کیوں نہیں داخل کرائے جاتے۔ وہ کانونٹ سکول اور امریکہ، برطانیہ کیوں بھجوائے جاتے ہیں؟ کیا یہ صریح منافقت نہیں۔"

میں نے تب میاں اظہر صاحب کو بھی جواب دیا تھا، آج بھی عرض ہے کہ پبلک سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی ساختہ پرداختہ کمیونٹی کے جو بچے ہمارے پاس آکر ہمارا نصاب تعلیم پڑھتے ہیں کیا وہ منافقت نہیں؟ اصل بات یہ ہے نہ وہ منافقت ہے، نہ یہ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا سرکاری نصاب تعلیم قومی نہیں غیر قومی ہے۔ آزاد نہیں، غلامی کی آلائشوں سے مرصّع ہے۔ ضیاء الحق (شہید) اور محمد نواز شریف کو گھرال صاحب نے آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ حالانکہ ان دونوں نے سکول، کالج اور یونیورسٹیوں کی سطح تک جس انداز سے دین پہنچانے کی کوشش کی ہے وہ اگر عمل میں آجائے تو چند برسوں میں یونیورسٹیوں کے "مستغربین" اقبال کی مشرقیت سے آراستہ ہو کر دین آشنا ہوجائیں۔ کالج و یونیورسٹی میں دینی ٹچ آجانے سے دیٹنی کمی پوری ہوجائے گی، مقصد بر آئے گا اور مال بھی حلال ہوجائے گا۔

گھرال صاحب! ساری باتیں تو قابل جواب نہیں ہوتیں اکثر باتیں تو "وَطَ" کے زمرے میں آتی ہیں "خط" کے ذیل کی آخری بات یہ ہے کہ......

"دقیانوسی اور سطحی سوچ کے "عالمان دین" نے انہیں اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے اور ان کی سوچ پر اثر انداز ہورہے ہیں۔ میاں نواز شریف کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر بھاری مینڈیٹ دینے والوں نے اس ملک کو مُلّائیت کے حوالے کرنا ہوتا تو وہ دینی جماعتوں کو ووٹ دیتے"

کیا کہنے اس علم اور گہری سوچ کے...... لوٹنے کی جائے ہے۔!

گھرال صاحب! یہ کتنی بڑی حقیقت ہے جسکی آپ نے اور صرف آپ نے نقاب کشائی کی ہے کہ نواز شریف کو دقیانوسی سوچ کے عالمان دین نے گھیر رکھا ہے۔ جناب، پوری مسلم لیگ میں ایسے ایک آدمی کا نام لیں جو عالم دین کہلانے کا مستحق ہو۔ اگر آپ کا مشاہدہ یہی ہے تو اس سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ آپ کن لوگوں کو عالم دین سمجھتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ لوگوں نے دینی جماعتوں کو ووٹ نہیں دیا اور ملک کو ملائیت کے حوالے نہیں کیا، تو جواب عرض ہے ۱۸۳۰ء سے لیکر اب تک لوگوں کو جس رنگ میں رنگا جارہا ہے یہ تو اس کے برگ و بار ہیں۔ ہمیں صرف دس برس اقتدار و اختیار کے منصب پر بیٹھ کر ماحول کو ایک ڈھب پر لانے دیں، پھر دیکھیں قوم کدھر جاتی ہے......ع

اُدھر جاتا ہے یا دیکھیں اِدھر آتا ہے پروانہ

✪